سورۂ الم نشرح کی بے مثال اور بے نظیر تفسیر

# اَلکَلَامُ الاَوضَحُ فِی تَفسِیرِ سُورۃ اَلَم نَشرَح

تصنیفِ لطیف: رئیس المتکلمین حضرت علامہ مفتی
مولانا نقی علی خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

ALAHAZRAT NETWORK
اعلیٰحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

سورۃ الم نشرح کی بےمثال اور بےنظیر تفسیر

# الکلام الاوضح

فی

## تفسیر سورۃ الم نشرح

تصنیف لطیف

حضرت مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ

والد ماجد امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

وہی بچےگا جو انہماک فی المباحات سے نفس کو روکتا ہے کا فی الواقع جس طرح صغائر میں بیباکی کرنا آدمی کو کبائر میں مبتلا کرتا ہے اسی طرح مباحات میں مشغول رہنا مشتبہات اور مکروہات میں ڈالتا ہے یہاں تک کہ رفتہ رفتہ محرمات میں مبتلا ہوتا ہے اور جس کا نفس سرکش اور عبادت میں کاہل اور حکم شرع سے منحرف ہو اُسے ریاضات شاقہ اختیار کرنا اور اُس کے کمزور کرنے کے لئے حلال چیزیں چھوڑ دینا بلکہ اُسکی مخالفت کیواسطے اُن مستحبات اور مندوبات کو جن کی طرف نفس رغبت کرے ترک کرنا جائز بلکہ لازم ہے اور جس کا نفس مطیع اور منقاد شرع ہے اُسکو رخصت پر عمل کرنا اور لذیذ کھانا کھانا اور نفیس پوشاک پہننا درست ہے کہ جس طرح تلذذ کا ترک کرنا فضیلت صبر کے اقسام سے ہے اُسی طرح تلذذ موجب شکر ہے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ لباس پُر تکلف پہنتے اور جو کپڑا بادشاہ نہ خرید سکتا آپ خریدتے **یافعی** ایک بڑھیا نے اپنا بیٹا حضرت کو سپرد کیا آپنے اُسے باورچی خانہ کی خدمت پر مقرر فرمایا مدت کے بعد اُسکی ماں اُسے دیکھنے کو آئی نہایت دبلا پایا حال پوچھا کہا دن بھر یہاں کے کام خدمت میں رہتا ہوں شام کو دو روٹی روکھی سرکار سے ملتی ہیں کھا کر پڑ رہتا ہوں بڑھیا یہ حال سُن کر رنجیدہ ہوئی اور حضرت کی خدمت میں گئی اُس وقت آپ مرغ پلاؤ کھا رہے تھے بڑھیا نے عرض کیا یا حضرت آپ مرغ پلاؤ کھاتے ہیں اور میرے بیٹے کو دو روٹی روکھی سوکھی کھلاتے ہیں آپ نے مرغ کے گوشت کو جمع کرکے فرمایا قم باذن اللہ مرغ پر جھاڑتا ہوا کھڑا ہوگیا اور رکابی میں بانگ دینے لگا پھر اُس ضعیفہ سے کہا کہ جب تیرا بیٹا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر ہو جائے گا وہ بھی مرغ پلاؤ کھایا کریگا بلکہ بعض اوقات ایسے شخص کو مباحات کا ترک کرنا اور نفس سے بہت محنت لینا نقصان کرتا ہے کہ نفس بہت محنت سے بے شوق اور بے رغبت ہو جاتا ہے جس طرح لڑکا بہت تنگ پکڑنے سے گھبرا جاتا ہے اور اُس کا شوق جاتا رہتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ نفس کو مطلق العنان کرنا اور اطاعت شریعت کے بعد سخت پکڑنا دونوں باتیں مذموم ہیں توسط اور اعتدال محمود ہے جو شخص نفس کی باگ ڈھیلی کرتا ہے منزل کو نہیں پہنچتا اور جو اُسے خواہ مخواہ تنگ پکڑتا ہے وہ بھی نادان ہے جس غلام کو مولیٰ سونے کی اجازت دے اور وہ کوتاہ فہمی سے نہ سووے یہانتک کہ بیمار ہو کر مولیٰ کی خدمت سے محروم ہو جاوے وہ مشتاق خدمت اور مطیع مولیٰ نہیں بلکہ اپنے وہم و خیال کا مطیع ہے اللھم وفقنا لما تحب وترضیٰ واجعل اٰخرتنا خیرمن الاولیٰ

**تیسری مبحث** لفظ انصب اس جگہ گیارہ معنوں کو محتمل ہے **معنی اول لغوی** نصب سے رنج و غم اختیار کرنا مراد ہے یعنی جب فارغ ہو تو رنج و غم اختیار کر اور اپنے رب کیطرف متوجہ ہو کر وہ رنج کے بدلے ہر طرح کی خوشی تجھے عنایت فرماویگا بلکہ سوز دل اور درد اشتیاق تجھکو مطلوب حقیقی تک پہنچا دیگا صوفیہ کرام فرماتے ہیں کہ رنج و غم اصل کام ہے لوگ سالہا راہ چلتے ہیں اور مطلب حاصل نہیں ہوتا اور جو درد و غم میں مبتلا ہیں پہلا قدم اُن کا بساط قرب پر پڑتا ہے سالکان راہ محبت ہمیشہ رنج و غم میں رہتے ہیں اور ہر لمحہ انواع مصائب اون پر وارد ہوتے ہیں بساط ماتم اُن کا ہر وقت بچھا رہتا ہے اور درد و غم ہر لحظہ اُن کا ہمدم ہے ؎ ایک دن کا جو ہو رونا تو کہیں جرأت ہم ✤ یاں تو روتے ہی کٹے زیست کے ایام تمام ؎ ایک دن بالکل نہیں اے چارہ گر اچھا ہوا ✤ داغ ایدھر تازہ ہوا گر زخم ادھر اچھا ہوا. ؎ اے غم عشق میں بندہ ہوں رفاقت کا تری ✤ نہ کیا تو نے گوارا میری تنہائی کو. صحابہ کرام درد حسرت سے اس قدر بے حس و حرکت تھے کہ پرند اُن کے سروں پر بیٹھتے اور اڑا نہ سکتے اے عزیز افسوس تیرے حال پر کہ اُن کی پیروی کا دعویٰ کرتا ہے اور اس دولت سے اصلا بہرہ نہیں رکھتا ؎ نے خون ہو